مکرم پروفیسر راجانصر اللہ خان صاحب

حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی کشمیر کیلئے مساعی کا اعتراف

اہل کشمیر کیلئے

سب سے پہلے سر محمد ظفر اللہ خان نے ورلڈ فورم پر حق خود ارادیت کا مطالبہ کیا۔ شدید مخالفت کے باوجود بھارت کو اقوام متحدہ کی متفقہ قرار دادوں کو تسلیم کرنا پڑا آج ہر طرف کشمیریوں کے بنیادی حقوق اور استصواب رائے کا چرچا ہے۔

قارئین کرام ۔ یہ جنوری 1948ء کا ایک تاریخی واقعہ ہے۔ پاکستان کا ایک لائق اور مخلص فرزند قائد اعظم کے ارشاد پر برما کے جشن آزادی میں پاکستان کی نمائندگی کر کے 7 جنوری کی شام کو کراچی میں واپس آیا تو اسے فوری طور پر اطلاع دی گئی کہ ہندوستان کشمیر کا معاملہ اقوام متحدہ میں لے گیا ہے۔ اس لئے اگلے ہی دن قائد اعظم کے اس معتمد ساتھی کو ہندوستان کا مقابلہ کرنے کیلئے نیویارک روانہ ہونا ہوگا۔

یہ فرزند پاکستان کون تھا؟ وہی قائد اعظم کا اپنا مقرر کردہ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان، جیسا کہ قارئین کرام جانتے ہیں آغاز جنوری 1948ء میں بھارت از خود کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں لے گیا اور یوں خود مدعی بن کر پاکستان کو ملزم قرار دینے کی سکیم بنائی۔ اس لئے حکومت پاکستان نے ہندوستانی ہتھکنڈوں کا پول کھولنے کیلئے اپنے لائق فائق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو اقوام متحدہ میں بھیجا۔ اس ابتدائی بے سروسامانی کے کٹھن دور میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان اور ان کے رفقاء نے قضیہ کشمیر کے سلسلہ میں نیویارک کا سفر کیسے شروع کیا۔ اس کا حال چوہدری صاحب نے اپنے شہرۂ آفاق کتاب ''تحدیث نعمت'' میں رقم کیا ہے۔

میں سات کی شام کو (برما سے ۔ناقل) کراچی پہنچا تھا۔ 8 کا دن سفر کی تیاری کے سلسلے میں بھاگ دوڑ میں گزرا...... متعلقہ کاغذات بھی بکھرے ہوئے تھے۔ ذاتی سامان کے علاوہ جو کاغذات اور دفتری سامان وغیرہ ہمیں ساتھ لے جانا تھا۔ اس کے لئے بکس تک میسر نہ تھے۔ چنانچہ جلدی میں کاغذات اور سامان کا اکثر حصہ بوریوں میں باندھ لیا اور یہ قافلہ 8 کی رات کو نیویارک روانہ ہوگیا۔ کیس کی تیاری کیلئے ابھی کوئی وقت نہیں ملا تھا...... اللہ تعالیٰ سے توفیق طلبی اور اس کے رحم پر ہی بھروسہ تھا۔

کیس کی تیاری میں خدائی نصرت

وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کراچی سے سفر پر روانہ ہوتے ہوئے اللہ بزرگ و برتر سے جو اعانت طلب کی تھی اور اس کے رحم وفضل پر جو بھروسہ کیا تھا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمت و استعداد عطا فرمائی اور آپ نے دوران سفر لندن میں شیڈیول سے کچھ زائد قیام بوجہ موسم وجہاز کی خرابی کے کشمیر کیس کے متعلق کافی تیار کر لی۔ اب اقوام متحدہ میں معرکہ کشمیر کے سلسلے میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کانٹے دار مقابلہ اور اس کا فیصلہ کن نتیجہ اس دور کے ایک ممتاز صحافی کی متعلقہ موضوع پر مستند کتاب سے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب اس موضوع پر ابتدائی ماخذوں میں سے ایک اہم ماخذ ہے۔

معرکہ کشمیر کی قدم بقدم روداد

ڈان اردو کے ایڈیٹر جناب فضل احمد صدیقی نے اپنی کتاب ''خوں نابہ کشمیر'' میں اقوام متحدہ کیلئے پاکستانی وفد کی روانگی اور ورلڈ فورم (U.N.O) پر وزیر خارجہ پاکستان سر محمد ظفر اللہ خان کی بے مثال فرض شناسی قابلیت اور کامیاب وکالت کا قدم بقدم احوال درج کیا ہے۔ جو پڑھنے کے لائق ہے۔ مختصراً ملاحظہ فرمایئے۔

نام کتاب: خوں نابہ کشمیر از فضل احمد صدیقی
شائع کردہ: ادارہ اردو ادب ۔ صدر بازار کراچی ۔ بار اول 1951ء

سفر کی پہلی منزل لندن

12 جنوری کو پاکستانی وفد بخیریت لندن پہنچا اور موسم اور انجن دونوں کی خرابی کے باعث اس شب آگے نہ جاسکا 12 گھنٹہ کی اڑان کی تکان اگلے 14 گھنٹہ مجبوراً لندن میں قیام کے تصور کے باوجود چوہدری محمد ظفر اللہ کافی ہشاش بشاش نظر آتے تھے جونہی آپ کو علم ہوا کہ موانع کے باعث سفر مسلسل نہ ہو سکے گا اور لندن میں ٹھہرنا ہوگا آپ نے ممبران وفد سے کہا کہ ''ہمیں فی الفور اپنا کام کرنا چاہئے۔'' سب باوجود تکان کے مسکرائے اور کاغذات و مسودات کی تکمیل ہونے لگی ...... لندن طیران گاہ کے باہر سخت بارش ہو رہی تھی اور سردی کا یہ عالم تھا کہ دانت سے دانت بجتے تھے۔ پھر بھی کافی مسلمان پاکستانی وفد کا خیر مقدم کرنے آئے تھے۔

(خوں نابہ کشمیر صفحہ 164-163۔ ادارہ ادب صدر بازار کراچی۔ بار اول)

کشمیریوں کا حق خود ارادیت

اقوام متحدہ میں بحث کرنے سے بھی پہلے صحافیان لندن کے سامنے چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے واشگاف الفاظ میں فرمایا:۔

''ہم نہ صرف چاہتے ہیں بلکہ بے چین ہیں اس بات کے لئے کہ بیرون ریاست سے ریاست میں جو بھی گیا ہے وہ ہندوستانی فوجیں ہوں، حملہ آور ہوں یا پناہ گزین وہ سب کشمیر سے خارج کر دیئے جائیں اور جو زبردستی ریاست سے نکالے جا چکے ہیں انہیں واپس جانے دیا جائے اور عوام پر سے ہر قسم کا دباؤ ہٹ جائے۔ اس کے بعد پاکستان کا کہنا ہے کہ عوام سے استصواب رائے کر لیا جائے۔ پاکستان کی دلی خواہش ہے کہ ریاستی باشندوں کو ان کی مرضی کے مطابق عمل کرنے دیا جائے۔ (خوں نابہ کشمیر صفحہ 165)

خواب وخور حرام

وزیر خارجہ پاکستان نے مع رفقاء لندن سے منگل کی صبح تین بج کر پندرہ منٹ پر پرواز کی اور یہ واقعہ ہے کہ اتوار کی صبح ساڑھے چار بجے سے منگل کی صبح ہنگام روانگی تک کہ رکنا ناگزیر تھا۔ موصوف اڑتالیس گھنٹوں میں صرف تین گھنٹے بمشکل سوئے ہوں گے۔ ان تین گھنٹوں کو چھوڑ کر آپ نے خواب وخور کو اپنے اوپر حرام رکھا اور مسلسل اپنا کیس تیار کرتے رہے۔'' ڈان'' کے نامہ نگار متعینہ لندن کی اطلاع کے بموجب موصوف نے اپنی تیاری کی تکمیل لندن ہی میں کی۔'' (صفحہ :166)

اقوام متحدہ ۔ مدمقابل کو جواب

سر محمد ظفر اللہ خان نے اقوام متحدہ میں ہندوستانی مندوب آئینگر کے الزامات کا کس کامیابی اور وضاحت سے جواب دیا اس کے متعلق مدیر ڈان اخبار جناب فضل احمد صدیقی اپنی کتاب خوں نابہ کشمیر میں لکھتے ہیں:۔

زورِ خطابت ۔ ریکارڈ توڑ دیا

''سر ظفر اللہ خان نے اس صحبت میں (16 جنوری۔ ناقل) تین گھنٹے مسلسل تقریر کی اور کمال فصاحت و بلاغت سلجھاؤ اور سلاست کے ساتھ تمام ہندو پاکستان نزاع کی تفصیل بیان کر کے حاضرین کو یہ ماننے پر مجبور کر دیا کہ واقعی کشمیر کا مسئلہ دوسرے مسائل سے جدا نہیں کیا جا سکتا ان کے بیان کے بعد بہت سے مسائل سامنے آ گئے اور کونسل کو اپنے مطمحِ نظر میں تبدیلی ناگزیر نظر آئی۔
(صفحہ 207)

دوسرے دن کا خطاب

وزیر خارجہ پاکستان اس دوسرے دن (17 جنوری ناقل) کے اجلاس میں دو گھنٹے پچیس منٹ تک بولے اور اس طرح موصوف کی پوری تقریر 5 گھنٹے 25 منٹ طویل ثابت ہوئی۔ (صفحہ 228)

مندوب کینیڈا کا خراج تحسین

آگے چل کر جناب فضل احمد صدیقی لکھتے ہیں۔

'' سر محمد ظفر اللہ کی تقریر کے بعد کنیڈین مندوب نے موصوف کے پاس آ کر آپ کو آپ کے اس ''کارنامہ پر مبارکباد دی جو ذہنی اور جسمانی دونوں طریقوں پر یقیناً حیرت انگیز تھا۔'' چونکہ سر محمد ظفر اللہ خان کو باقاعدہ تقریر کرنے کا وقت نہیں ملا تھا اس لئے وہ محض اپنے لکھے ہوئے اشاروں (نوٹ) کی امداد سے بولے اور بے تکان بولتے رہے ۔ مندوبین اقوام اور دیگر سامعین آپ کے بیان کردہ نسل کشی کے دلدوز واقعات پر بظاہر بے چین نظر آتے تھے۔'' (صفحہ 228)

رنگ محفل

مندرجہ بالا عنوان کے تحت مصنف چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی اقوام عالم کے سامنے بے مثل خطابت اور ذہانت کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''سر محمد ظفر اللہ کی معرکۃ الآراء جواب دہی کے بعد بین الاقوامی حلقوں میں ہندوستان کے تدین کا بھاؤ کافی گر چکا تھا اور ہر جانب یہ تسلیم کیا جا رہا تھا کہ پاکستانی وزیر خارجہ نے بمصداق محاورۂ انگریزی آئینگر پر'' میز الٹ دی'' اس طرح کہ ہندی نمائندوں کو الٹے لینے کے دینے پڑ گئے۔ سر محمد ظفر اللہ کی بے مثل ذہانت اور خطابت نے یقیناً قضیۂ کشمیر کو محض حدود کشمیر سے باہر نکال کر نہ صرف جوناگڑھ، مناوور کے سواحل تک پہنچایا بلکہ کشمیر سے راس کماری تک جو نسل کشی ملت مسلمہ کے حق میں کئی ماہ تک روا رکھی گئی تھی ان کے تمام خونیں واقعات اسی ایک قضیہ سے منسلک کر دکھائے جیسا کہ امر واقعہ تھا۔ اقوام عالم کے روبرو یہ انکشافات نہ تھے، یہ مزعومہ ''مہذب حکومت'' کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا۔ جدید تاریخ میں اس پیمانہ پر اور وہ بھی'' سرکاری طور پر'' پر اتنے لاکھ بندگان خدا کا قتل عام ہونا بین الاقوامی سیاسئین کے تصور تک میں نہ تھا۔ سر محمد ظفر اللہ نے پہلی بار حقائق کے رخ سے پردہ اٹھایا۔ پہلی بار آپ کے اس الزام کی مدافعت آشکارا ہوئی کہ ہندو نے تقسیم ملکی کو دل سے قبول نہیں کیا تھا بلکہ اسے ناکام بنانے کے لئے پورا پورا زور لگایا جا رہا تھا۔ اس پس منظر میں وزیر خارجہ نے وہ سین دکھائے تھے جن کے دیکھنے کا مشاہدہ تاب نہ لا سکتا تھا۔ معصوموں کی چیخیں اور مظلوموں کی آہیں صیانتی کونسل کے ایوانوں میں گونج اٹھیں اور سننے والے ششدر رہ گئے۔ ہنسا کے پجاریوں کے اور یہ کارنامے؟ ہندی رئیس وفد کا رنگ فق ہوگیا اور مباحثہ کی نوعیت ہی بدل گئی۔

دیو قامت

مندرجہ بالا عنوان کے تحت مصنف لکھتے ہیں۔

''سر ظفر اللہ خان کی قابلیت اور شخصیت اپنا خاموش اثر کر رہی تھی۔ کونسل کی عام کیفیت ان کے ''مرعوب کن'' ہونے پر دلالت کرتی تھی۔ انجمن اقوام کے ایک نہایت بلند پایہ افسر نے انہی دنوں یہ کہا:

''انجمن اقوام وہ جگہ ہے جہاں دنیا کے بہترین اہل دماغ آتے ہیں۔ اور سر ظفر اللہ خان جیسی ہستی بہت کم دیکھنے میں آتی ہے وہ دیو قامتوں میں یقیناً ایک دیو قامت شخصیت رکھتے ہیں۔'' (صفحہ 247)

کتاب کے صفحہ A-168 پر محترم چوہدری صاحب کا بہت ہی جاذب نظر فوٹو موجود ہے۔

جس کے متعلق یہ تین سطری Caption تحریر کیا گیا ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ حکومت پاکستان چالیس لاکھ اسلامیان کشمیر کی بہترین وکالت کا سہرا آپ کے سر ہے۔

(صفحہ A-168)

پاکستان کی ناقابل تردید فتح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اہل کشمیر کے حق میں قراردادوں کو اقوام متحدہ سے متفقہ طور پر منظور کرانا وطن عزیز اور اس کے مخلص اور ممتاز فرزند اور وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان کی عظیم الشان کامیابی تھی کیونکہ یہ قراردادیں بنیادی اور پیدائشی انسانی حق آزادی اور حق خود ارادیت کے بین الاقوامی اصول پر مبنی ہیں۔ جو کبھی بھی غیر مؤثر اور تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں مختصراً دو حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

(الف) اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کا عالمی منشور

معروف علمی اور تاریخی مضمون نگار نازیہ مصطفیٰ تحریر کرتی ہیں۔

انسانی حقوق کا عالمی منشور تمام اقوام کے واسطے حصول مقصد کا مشترک معیار قرار دیا گیا...... اس منشور کی ابتدائی دفعات میں کہا گیا ہے کہ ''عام انسان آزادی اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوتے ہیں، قدرت کی جانب سے انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے، اس لئے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہئے اور یہ کہ ہر شخص ان تمام آزادیوں اور حقوق کا مستحق ہے جو اس اعلان میں بیان کئے گئے ہیں، اور اس حق پر نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب اور سیاسی تفریق کا یا کسی قسم کے عقیدے، قوم، معاشرت، دولت یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔

(کالم نمبر 3)

بھارت اس دستاویز کا اپنی مرضی کی بھی جس زبان میں چاہے ترجمہ کرالے، تو بھی دنیا کی کوئی زبان اُسے عالمی منشور میں کشمیریوں کے حقوق غصب کرنے کا حق نہیں دے سکتی، کیونکہ یہ دستاویز محض انسانی حقوق کا منشور نہیں ہے۔ بلکہ ایک عالمی زبان ہے، یہ کل عالم کی زبان ہے اور کل عالم کی زبان جھوٹی نہیں ہو سکتی۔'' (آخری کالم)

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 18 مئی 2015ء)

بھارت کی لفظی ہیرپھیر کا توڑ

قارئین کرام! بھارت کی فریب کاری یا پھر بدقسمتی کی حد دیکھئے کہ وہ تو اوائل جنوری 1948ء میں بھاگا بھاگا اقوام متحدہ میں اس لئے پہنچا تھا کہ بزعم خود پاکستان کی طرف سے غیر قانونی جارحیت اور بھارت کے ساتھ کشمیر کے قانونی الحاق کا مقدمہ پیش کرے۔ جیسا کہ جموں و کشمیر ہائی کورٹ کے ایک سابق جج آدرش سین آنند نے اپنی انگریزی تصنیف۔

The Development of the Constitution of Jammu and Kasmir

(جموں و کشمیر کے آئین کا ارتقاء) کے ص 100 تا 103 کچھ دلچسپ حقائق بیان کئے ہیں جنہیں مختصراً درج کیا جاتا ہے۔

جج آدرش سین آنند اپنی کتاب میں بحوالہ رپورٹ سلامتی کونسل مورخہ 15 جنوری 1948ء تحریر کرتے ہیں:۔

ترجمہ: سلامتی کونسل میں طویل بحث و تمحیص کے تمام عرصہ میں ہندوستانی نمائندوں نے اپنی تقریباً تمام تر توجہ قبائلی حملے اور ہندوستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق کی قانونی حقیقت کے موضوع پر ہی مرکوز رکھی......ہندوستانی مندوب نے اپنے ابتدائی بیان کو ان الفاظ پر ختم کیا:۔

''ہم نے سلامتی کونسل میں ایک آسان اور سیدھا سادہ مسئلہ پیش کیا ہے۔ کشمیر کی سرزمین پر یورش کرنے والوں اور حملہ آور ہونے والوں کی دستبرداری اور اخراج اور جنگ کا خاتمہ۔ یہی اولین اور تنہا کام ہیں جن سے ہمیں سروکار رکھنا ہے۔''

لیکن ظاہری طور پر اپنے آسان اور ''معصوم'' سے موقف سے بھارت کے نمائندہ نے ممبران سلامتی کونسل کو جو چکمہ دینا چاہا اس کا توڑ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے اس زوردار اور مدلل طریقے سے کیا کہ بھارتی نمائندے پر یہ مصرعہ صادق آتا ہے۔ ع

اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

چنانچہ آگے چل کر جج آدرش سین آنند چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ترجمہ: ہندوستانی مندوب کے بیان کے بعد پاکستان کے سر محمد ظفر اللہ خان کی شاندار تقریر ہوئی۔ انہوں نے اس مسئلہ کو وسعت دینے کی ہر لحاظ سے کوشش کی۔ چنانچہ انہوں نے سلامتی کونسل میں اپنی ابتدائی تقریر میں واضح کیا کہ یہ مسئلہ ہمیں نہ ہی اتنا آسان اور نہ ہی اتنا سیدھا سادہ دکھائی دیتا ہے جتنا کہ ہندوستانی نمائندہ نے اسے بیان کرنے کی کوشش کی ہے......اور یہ لازم ہے کہ سلامتی کونسل کے سامنے کشمیر کے اس مسئلہ کا پورا پس منظر اجاگر کیا جائے۔''

(کتاب ''جموں و کشمیر کے آئین کا ارتقاء'' ص 100 تا 103)

عالمی سطح پر واضح مطالبہ

پیپلز پارٹی کے سابق سینیٹر ممبر اور عہدیدار اور معروف مضمون نگار قیوم نظامی اپنے کالم ''منظر نامہ'' (مطبوعہ نوائے وقت) میں تحریر کرتے ہیں:۔

بھارت نے 3 جنوری (جب سلامتی کونسل کا خاص اجلاس طلب کیا گیا۔ ناقل) 1948ء کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں شکایت کی کہ پاکستان بھارت کے خلاف جارحیت کر رہا ہے۔ لہٰذا ہنگامی طور پر مؤثر اقدامات اُٹھائے جائیں۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ محمد ظفر اللہ نے سلامتی کونسل میں پاکستان کا موقف پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیریوں کی آزادانہ رائے سے کیا جائے۔''

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 3 اکتوبر 2015ء کالم نمبر 1)

اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے اقوام عالم کے سامنے کشمیریوں کا مسئلہ جس محنت، خلوص اور جذبہ خدمت سے اجاگر اور ثابت کیا اس کا احوال قارئین کرام پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔

یو این کی قراردادیں۔
بھارت کیلئے تکلیف دہ شکنجہ

دراصل وزیر خارجہ پاکستان چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے شروع سے ہی اہل کشمیر کے حق خود ارادیت پر زور دے کر اقوام عالم کی توجہ کو ایک جائز حق اور صائب مطالبے کی طرف مبذول کر دیا تھا۔ اس لئے بھارت کے لئے اپنے جارحانہ اور غیر منصفانہ عزائم کی وجہ سے قراردادوں کو تسلیم کرنا ایک کڑوی گولی نگلنے کی مانند تھا جو اسے اقوام عالم کی اخلاقی قوت اور قواعد وضوابط کی رو سے بہرحال قبول کرنا پڑی۔ بھارت کی اس مشکل اور کیفیت کو دو تین حوالوں سے واضح کیا جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے:۔

(الف) نوائے وقت کا اداریہ بعنوان ''مسئلہ کشمیر کا واحد حل رائے شماری اور قراردادیں'' سے ایک اقتباس۔

''بیرون ملک تعینات سفیروں کا فرض ہے کہ وہ عالمی برادری کو بھارت کی کہہ مکرنیوں اور امن مخالف پالیسیوں سے آگاہ کریں اور کشمیری عوام پر بھارتی مظالم یا صحیح تر الفاظ میں ریاستی دہشت گردی کے خلاف عالمی رائے عامہ ہموار کریں اور لیکن یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ پاکستان اپنی سابقہ، منصفانہ اور تاریخی پالیسی پر ثابت قدمی سے ڈٹا رہے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کو ہی مسئلہ کشمیر کا پائیدار حل قرار دے کیونکہ یہی بین الاقوامی ثالثی ہے اور اس سے ہی بھارتی نیتاؤں کی جان جاتی ہے۔''

(از اداریہ نوائے وقت مورخہ یکم جولائی 2006ء)

(ب) 1926ء میں نومسلم علامہ محمد اسد (جو پاکستان بننے کے جلد بعد کچھ عرصہ تک اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفارتکار کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے) کی کتاب بندہ صحرائی (مترجم محمد اکرم چغتائی) سے ایک حوالہ

''..........بالآخر (ہندوستان) مسئلہ کشمیر کو مجلس اقوام متحدہ لے گیا۔ جہاں استصواب رائے کی قرارداد منظور کی گئی، جو اس علاقے کی قسمت کا فیصلہ کرے گی۔ حکومت ہندوستان نے اس قرارداد کو بڑی بے دلی سے قبول کیا، یہ کھلی ہوئی حقیقت تھی کہ اس قرارداد پر عملدرآمد کا نتیجہ پاکستان کی فتح کی صورت میں نکلے گا۔''

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت سنڈے میگزین 25 جولائی 2010ء)

(ج) ہندوستانی قیادت کی ٹانگیں کیوں کانپنا شروع کر دیتی ہیں۔

تحقیقی مضمون نگار لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم اپنے کالم ''فکر و خیال'' میں تحریر کرتے ہیں۔

''یہ مسئلہ کشمیری عوام کی صوابدید کا ہے۔ یہ حق ان کو بین الاقوامی ادارے اقوام متحدہ نے دیا جس پر عمل کرنے کے ہندوستان اور پاکستان دونوں ممالک پابند ہیں۔ اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ کشمیری عوام کی صوابدید معلوم کرنے کے تصور سے بھی ہندوستانی قیادت کی ٹانگیں کیوں کانپنا شروع کر دیتی ہیں۔ اس کا راز شیخ عبداللہ کے اس مشورے میں پنہاں ہیں جو انہوں نے ہندوستان کے وزیر اعظم نہرو کو ان الفاظ میں دیا تھا۔ ''میں آپ کو گمراہ نہیں کرنا چاہتا میں آپ کو کشمیر نہیں دلوا سکتا۔ اگر آج رائے شماری ہو جائے تو میں اپنی ساری مقبولیت کے باوجود کشمیر آپ کو نہیں دلوا سکتا۔''

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 6 فروری 2014ء اداریہ صفحہ)

کشمیریوں پر ظلم کی نئی لہر

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر میں سالہا سال سے کشمیریوں پر ظلم وستم ڈھایا جا رہا ہے اور انہیں اقوام متحدہ کی طرف سے دیئے گئے آزادانہ پیدائشی حق خود ارادیت سے مسلسل محروم رکھا جا رہا ہے۔ لیکن اب تو بھارتی ظلم کی انتہا ہوگئی ہے کہ کئی ہفتوں سے مقبوضہ وادی میں کرفیو نافذ ہے۔ اور ایسے ایسے مظالم توڑے جا رہے ہیں جن کو دیکھ اور پڑھ کر انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ آیئے کچھ دردبھری تحریریں دیکھتے ہیں۔

کشمیریوں کے بہتے خون کو سلام

مندرجہ بالا عنوان کے تحت قسور سعید مرزا اپنے مضمون کا آغاز ان سطور سے کرتے ہیں:۔

''لاکھوں کشمیریوں کی زندگی اجیرن بن چکی ہے۔ اپنے گھر میں یہ بے گھری کی زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں .... اقوام متحدہ کی تاریخ میں اتنا مضبوط مقدمہ اتنی بڑی اخلاقی برتری کے ساتھ کسی اور قوم کے پاس ہے؟ اس متفقہ قرارداد پر عمل کرانے کے لئے خون کا اتنا بڑا نذرانہ کہ کشمیر دھرتی لہورنگ ہوگئی ہے۔ یہ قراردادیں کشمیریوں کی زندگی کا محور ہیں۔ اور ان کی حمایت کرنا ہر پاکستانی کا ایمان اور عقیدہ ہے۔'' (کالم نمبر 1 اور 2)

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 5 فروری 2015ء اداریہ صفحہ 2)

دنیا بھر میں مظلوم کشمیریوں کے حق کیلئے آوازیں بلند ہو رہی ہیں

قارئین کرام! اس وقت خاکسار کے سامنے اخباری خبروں کے تراشوں، درمند اہل قلم کی تحریروں اور اخباری اداریوں کا ایک مجموعہ موجود ہے۔ جن میں دنیا کے مختلف خطوں کے اہل درد اور اہل فکر و دانش حضرات کی جانب سے کشمیریوں کی حمایت اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے تقاضوں اور ان پر عمل کرنے کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ حتی الوسع اختصار کے ساتھ ان خبروں اور تحریروں کے اہم نکات اور مندرجات پیش کئے جاتے ہیں۔

دو بھارتی دانشوروں کی تحریر

نوائے وقت کے ڈپٹی ایڈیٹر سعید آسی اپنے 23 جولائی کے کالم ''بیٹھک'' میں تحریر کرتے ہیں:۔

''...... مجھے بھارتی کانگرس کے رکن پارلیمنٹ جیوتی رادتیہ سندھیا کے آج اخبارات میں شائع ہونے والے موقف نے بھی تقویت پہنچائی ہے۔ انہوں نے مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کرانے کا تقاضا وہاں بھارتی فوج کے جاری مظالم کی بنیاد پر کیا ہے اور وہ اس بات پر شاکی ہیں کہ مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ دو ہفتے سے کرفیو نافذ ہے.....'' (کالم نمبر 1)

آگے چل کر سعید آسی بھارتی دانشور خاتون اروندھتی رائے کا ذکر کرتے ہیں:۔

''اروندھتی رائے بھی اس حوالے سے ایک روز قبل اپنے خصوصی مضمون میں یہ کہہ کر کشمیری عوام پر جاری بھارتی افواج کے نئے مظالم کی جانب دنیا کی توجہ مبذول کرا چکی ہیں کہ ''ہم بھارتی فوج کی فائرنگ سے غیر مسلح کشمیریوں کی شہادت، ایمبولنسوں اور ہسپتالوں پر پولیس والوں کے حملے اور پیلٹ بندوقوں سے نوجوانوں اور بچوں کی بینائی ضائع ہونے کی مذمت کرتے ہیں جو ہمیں یقیناً کرنی چاہئے مگر ہمیں یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ حقیقی بحث وادی کشمیر میں بھارتی مسلح افواج کے ہاتھوں کشمیریوں کے انسانی حقوق کی پامالی تک محدود نہیں۔ انسانی حقوق کی یہ بدترین خلاف ورزیاں صرف اور صرف کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کو فوجی طاقت سے کچلنے کا نتیجہ ہیں۔ کشمیری عوام قانون کی بالادستی یا انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ روکنے کے لئے جدوجہد نہیں کر رہے بلکہ وہ تو آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں جس کے لئے وہ گولی کا مقابلہ پتھر سے کرنے کو تیار ہیں۔ اس کی خاطر وہ جوق در جوق اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔''

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 23 جولائی 2016ء صفحہ 5)

کشمیریوں کے حق میں قراردادیں
بھارت کیلئے سدراہ

قارئین کرام! یہ عجیب الٰہی تصرف ہے کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت کی ضمانت دینے والی یو۔این قراردادوں کا بنظر غائر جائزہ لینے اور مطالعہ کرنے والے اہل علم و دانش نے ان میں کشمیریوں کے لئے مزید کئی فائدوں کی نشاندہی کی ہے جبکہ بھارت کے مختلف منفی عزائم اور سرگرمیوں کے آگے یہ قراردادیں سدراہ بن رہی ہیں۔ نیز کشمیریوں کی حمایت دنیا بھر میں جاری ہے۔ اس امر کی وضاحت مختلف تبصروں اور خبروں کی شکل میں پیش خدمت ہے۔

کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ نہیں

نوائے وقت کے ڈپٹی ایڈیٹر سعید آسی اپنے کالم بیٹھک مورخہ 2 فروری 2015ء میں یو این قراردادوں کے بنیادی تقاضے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''عالمی فورموں پر ہم اس بات کی ہی وکالت کرتے ہیں کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کشمیر کے عوام نے خود کرنا ہے جس کے لئے اقوام متحدہ نے کشمیریوں کا استصواب کا حق تسلیم کر رکھا ہے، اس اصولی موقف کے تحت ہی آزاد کشمیر کو صوبے کا درجہ نہیں دیا گیا اور اس کی آزاد حیثیت برقرار رکھی گئی ہے......اس اصولی موقف کے تحت ہی ہم مقبوضہ کشمیر کو باضابطہ ریاست کا درجہ دینے کے بھارتی اقدام کو تقسیم ہند کے ایجنڈے اور یو این قراردادوں کے منافی قرار دیتے ہیں اور کشمیریوں کے استصواب کے حق کا تقاضا کرتے ہیں۔''

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 21 فروری 2015ء صفحہ 2)

ایک اہم خبر

مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر بھارت سلامتی کونسل کا مستقل رکن نہیں بن سکتا۔ (رکن یورپی پارلیمنٹ)

اسلام آباد (اے پی پی) یورپی پارلیمنٹ کے رکن افضل خان نے کہا ہے کہ بھارت اس وقت تک اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا رکن نہیں بن سکتا جب تک وہ مسئلہ کشمیر کو حل نہیں کر لیتا۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق افضل خان نے جو یورپی یونین کی سلامتی اور دفاعی کمیٹی کے وائس چیئرمین بھی ہیں اسلام آباد میں ایک بیان میں کہا کہ ...... بھارت کو اس وقت تک ان کوششوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک وہ اپنے ملک میں انسانی حقوق کے احترام کو یقینی نہیں بناتا اور کشمیر جیسے مسائل کو حل نہیں کر لیتا۔ انہوں نے کہا ایک ایسا ملک جو مسئلہ کشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد نہیں کر رہا وہ کس طرح اس کی سلامتی کونسل کا مستقل رکن بن سکتا ہے۔''

(نوائے وقت مورخہ 30 دسمبر 2015ء صفحہ 3)

امریکہ کا انکار

امریکہ نے کشمیر پر بھارتی دعویٰ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

ویب سائٹ پر صحیح نقشہ جاری

بھارتی وزیر دفاع کی امریکی ہم منصب کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کے موقع پر پینٹاگون نے نقشہ دکھایا۔

خبر کی تفصیل: ''واشنگٹن (صباح نیوز) امریکہ نے کشمیر پر بھارت کے دعویٰ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس امر کا واضح اظہار اس وقت کیا گیا جب امریکی وزیر دفاع ایشٹن کارٹر بھارتی ہم منصب منوہر پاریکر کے ساتھ پینٹاگون میں مشترکہ پریس کانفرنس کرنے والے تھے۔ بھارتی اخبار اکنامک ٹائمز کے مطابق پریس کانفرنس سے قبل پینٹاگون کی ویب سائٹ پر بھارت کے نقشہ میں آزاد کشمیر اور اکسائی چن کو نہیں دکھایا گیا جس سے پریشان کن صورتحال پیدا ہوگئی۔ واضح رہے کہ بھارتی وزیر دفاع پاریکر ان دنوں امریکہ کے دورے پر ہیں۔

(نوائے وقت مورخہ 12 دسمبر 2015ء صفحہ 3 اور صفحہ 8)

خود مختار حیثیت

دفعہ 370 سے کشمیر کو خصوصی حیثیت حاصل یہ شق ترمیم یا تنسیخ سے بالاتر ہے۔ بھارتی سپریم کورٹ

تفصیل: ''نئی دہلی (صباح نیوز) بھارتی سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ دفعہ 370 آئین میں مستقل حیثیت اختیار کر چکا ہے اور یہ شق اب ترمیم، تنسیخ یا منسوخی سے بالاتر ہے۔

(نوائے وقت مورخہ 17 دسمبر 2015ء)

کشمیر متنازعہ ہے ریاستی عدالت کے فیصلے نے مہر تصدیق ثبت کر دی۔ علی گیلانی

عدالت کی طرف سے بھارتی آئین کے آرٹیکل 370 کو تبدیل کرنے پر پابندی

عدالتی فیصلے کی کچھ تفصیل: سری نگر مقبوضہ کشمیر ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ جموں و کشمیر کی ریاست بھارت میں ضم نہیں ہوئی، آئین کے آرٹیکل 370 کے تحت اس کی خود مختار حیثیت برقرار ہے جبکہ آرٹیکل 370 بھارتی آئین کا مستقل حصہ ہے اس میں ترمیم، تنسیخ یا اس کا خاتمہ ناممکن ہے۔ جسٹس حسنین مسعودی اور جسٹس جنک راج کوتوال پر مشتمل ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے گزشتہ روز 60 صفحات پر مشتمل تفصیلی فیصلہ جاری کر دیا۔

(نوائے وقت مورخہ 17 اکتوبر 2015ء صفحہ 1 اور صفحہ 8 کالم نمبر 3)

نوائے وقت 21 جولائی 2016ء

مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال، سیاہ پرچم لہرائے گئے۔ حق خود ارادیت کا وعدہ پورا کیا جائے۔

پاکستانی مندوب کا صدر سلامتی کونسل سے مطالبہ

معاملہ واقعی تشویشناک ہے۔ ارون جیٹلی کا اعتراف۔

کشمیریوں پر بھارتی مظالم کے خلاف پاکستان سمیت دنیا بھر میں یوم سیاہ، ریلیاں، جلسے

(شہ سرخی صفحہ 1)

بھارتی اپوزیشن کا مطالبہ اور
قائد ایوان کا اعتراف

تفصیل صفحہ 8 سے ایک اہم حصہ'' بھارتی پارلیمنٹ میں اپوزیشن نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کشمیر کی صورتحال سے بندوق کی نالی سے نمٹنے کی بجائے مسئلہ کشمیر کا سیاسی حل تلاش کیا جائے۔ اس سلسلے میں کل جماعتی اجلاس بلایا جائے تا کہ اس مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا جا سکے......قائد ایوان بھارتی وزیر ارون جیٹلی نے اعتراف کیا ہے کہ کشمیر کی صورتحال تشویشناک معاملہ ہے۔

(نوائے وقت مورخہ 21 جولائی 2016ء صفحہ 1 اور صفحہ 8 کالم 8)

نوائے وقت 21 اگست 2016

مقبوضہ کشمیر: مظاہرے جاری، اکیلے صورتحال سے نہیں نمٹ سکتے۔ حکومت اور حریت قیادت مل کر راستہ نکالیں۔ بھارتی جرنیل

سری نگر (اے این۔این مصباح نیز کے پی آئی) مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کے خلاف مظاہرے جاری......صورتحال بریکنگ پوائنٹ پر آ گئی۔ کشمیر کے گھروں میں کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا، بچے دودھ سے محروم ہیں۔ ریاستی حکومت نے دفاتر نہ آنے والے ملازمین کی تنخواہیں روکنے کی دھمکی دی ہے......کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی نے رواں عوامی جدوجہد کو اہم، فیصلہ کن اور تاریخی جدوجہد قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیری قوم منظم اور پروقار طریقے پر اس جدوجہد کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں۔ دختران ملت کی سربراہ سیدہ آسیہ اندرابی نے علی گیلانی اور میر واعظ عمر فاروق کی گرفتاریوں کو بھارت کی شکست سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی حکمرانوں اور سیاست کاروں کے وہ دعوے جھوٹ کا پلندہ ہے جس میں وہ جموں و کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ کہتے ہوئے شرم بھی محسوس نہیں کرتے...... بھارتی فوج کی شمالی کمان کے سربراہ لیفٹیننٹ

جنرل ڈی ایس ہوڑا نے حریت قیادت اور بھارتی حکومت کو مل بیٹھ کر موجودہ صورتحال سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے کا مشورہ دے دیا...... وادی میں موجودہ صورتحال کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے جنرل ڈی ایس ہوڑا نے کہا گزشتہ 40 دنوں سے بچے سکول نہیں گئے۔ ملازمین نے ڈیوٹی پر حاضری نہیں دی اور فورسز و پولیس کو پتھراؤ اور احتجاجی مظاہروں کی صورتحال سے نمٹنا پڑ رہا ہے۔

(نوائے وقت مورخہ 21 راگست 2016ء صفحہ 1، صفحہ 8 کالم نمبر 2)

نوائے وقت 21 راگست 2016

صورتحال استصواب رائے کی جانب جا رہی ہے۔ کشمیر بھارت کا اندرونی مسئلہ نہیں۔ انسانی حقوق کی پامالیوں کا عالمی مسئلہ ہے۔ او۔آئی۔سی

بھارت کو استصواب رائے سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے، مقبوضہ کشمیر میں مظالم بند کئے جائیں،

ایاد امین مدنی سیکرٹری جنرل اسلامی کانفرنس تنظیم

(نوائے وقت مورخہ 21 راگست 2016ء صفحہ 1)

نوائے وقت 29 راگست 2016

مقبوضہ کشمیر میں 51 ویں روز بھی کرفیو اور مظاہرے جاری۔

نہرو نے کشمیریوں کو مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار دینے کا وعدہ کیا تھا۔

1952ء میں بھارتی پارلیمنٹ بھی ہمارے حق خودارادیت کو تسلیم کر چکی ہے۔

(سید علی گیلانی۔ چیئرمین حریت کانفرنس)

سید علی گیلانی کے بیان کا اہم حصہ "ہم بھارتی فوجیوں اور ان کے حکمرانوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کا کوئی ظلم، کوئی جبر، کوئی ہتھیار، کوئی نسخہ اور حکومت منت سماجت ہمیں اپنی منزل سے دور نہیں کر سکتی۔"

(روزنامہ جنگ صفحہ 3 اور صفحہ 11 کالم نمبر 8)

نوائے وقت 31 راگست 2016ء

کی ایک اہم خبر

بھارتی سکھوں نے کشمیریوں کے حق خودارادیت کی مکمل حمایت کا اعلان کر دیا۔

"نئی دہلی + سری نگر (کے پی آئی + آن لائن) بھارتی سکھوں نے کشمیریوں کے حق خودارادیت کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ طاقت کے بل پر کشمیریوں کی جدوجہد کو دبانا ممکن نہیں...... سکھ برادری کی مختلف تنظیموں اور لیڈروں نے یک زبان ہو کر وادی میں جاری جدوجہد کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری اپنے مسلمہ حق خودارادیت کی بازیابی کیلئے جائز جدوجہد کر رہے ہیں۔

(نوائے وقت مورخہ 31 راگست 2016ء صفحہ آخر)

نوائے وقت 7 ستمبر 2016

یوم دفاع (6 ستمبر 2016ء) کی تقریب کے موقع پر آرمی چیف کے خطاب سے ایک اہم اقتباس آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے 6 ستمبر 2016ء کو یوم دفاع کی تقریب منعقدہ جی ایچ کیو راولپنڈی کے موقع پر واضح طور پر کہا۔

"کشمیر کا حل اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے۔ کشمیر ہماری شہ رگ ہے ہم تحریک آزادی کی ہر سطح پر سفارتی اور اخلاقی امداد جاری رکھیں گے۔"

(منقول از کالم "منظر نامہ" مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 10 ستمبر 2016ء ادارتی صفحہ کالم نگار قیوم نظامی)

نوائے وقت 10 ستمبر 2016ء

بھارت کے دو اہم سیاسی لیڈروں کا موقف

پروفیسر ڈاکٹر مقصود جعفری اپنے کالم حکمت و حکومت کے آخری پیراگراف میں لکھتے ہیں۔

بھارت جو جمہوریت اور سیکولرازم کا دعویدار ہے اور کشمیریوں کا خون ناحق بہا رہا ہے عصر حاضر میں بربریت و نخوت کا شیطانی پیکر ہے، کشمیر کے آخری مہاراجہ ہری سنگھ کے بیٹے کرن سنگھ نے بھارتی لوک سبھا میں کشمیر کے بھارت کے ساتھ نام نہاد الحاق کے معاہدے کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے۔ مہاتما گاندھی کے پوتے راج موہن گاندھی نے بھی استبداد و جبر و تشدد کی شدید مذمت کرتے ہوئے کشمیریوں کے حق خودارادیت کی حمایت کی ہے، بقول فیض احمد فیض۔

اے خاک نشینو اٹھ بیٹھو وہ وقت قریب آ پہنچا ہے
جب تخت گرائے جائیں گے جب تاج اچھالے جائیں گے

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 10 ستمبر 2016ء کالم 4)

نوائے وقت 16 ستمبر 2016ء

صفحہ 1 کی شہ سرخی

مقبوضہ کشمیر: قتل عام کی عالمی تحقیقات ضروری ہے۔ اقوام متحدہ بھارتی پارلیمنٹ کا کشمیری رکن احتجاجاً مستعفی۔ دنیا ظلم رکوانے کے لئے آگے آئے۔ پاکستان

کچھ تفصیل: نیویارک (بی بی سی + سٹاف رپورٹ) اقوام متحدہ انسانی حقوق کے ہائی کمشنر زید رعد الحسین نے مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے قتل عام کی عالمی تحقیقات کو ضروری قرار دیا ہے۔ جبکہ پاکستان نے عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ کشمیریوں کو بھارتی مظالم سے بچانے کیلئے آگے آئے اور اپنا کردار ادا کرے۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر رعد الحسین نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فورسز کے ہاتھوں نہتے کشمیریوں کے حالیہ قتل عام کی تحقیقات کیلئے ایک خودمختار، غیر جانبدار اور بین الاقوامی کمیشن کی تشکیل پر زور دیا ہے۔ انسانی حقوق کونسل کے 33ویں اجلاس کے افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بھارتی مقبوضہ کشمیر میں روز بروز تیزی سے بگڑتی صورتحال، بھارتی فورسز کے ہاتھوں بڑے پیمانے پر انسانی حقوق کی پامالیوں اور 100 سے زائد کشمیریوں کے قتل عام، ہزاروں کو زخمی اور سینکڑوں کو بینائی سے محروم کئے جانے پر شدید تشویش کا اظہار کیا اور کہا بھارتی فورسز کے ہاتھوں نہتے کشمیریوں کے قتل عام کی بین الاقوامی تحقیقات کو ضروری قرار دیا...... پاکستانی مندوب نے سوال کیا کہ کیا بھارت اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ کشمیر اقوام متحدہ کے ایجنڈہ پر ایک عالمی طور پر تسلیم شدہ تنازع کی حیثیت سے موجود ہے؟ کیا بھارت اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اپنی قراردادوں کے ذریعے بھارت سے واضح طور پر کہا ہوا ہے کہ وہ کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق اور ان کی مرضی جاننے کے لئے مقبوضہ کشمیر میں استصواب رائے کا انعقاد کرائے۔...."

(نوائے وقت مورخہ 16 ستمبر 2016ء صفحہ 1 اور صفحہ 8 کالم نمبر 6)

جرأتمندانہ بیانات

(الف) اداریہ روزنامہ جنگ

22 راگست 2016ء

کشمیری عوام کی جانب سے بھارت کے ناجائز تسلط اور قابض فوج کے مظالم کے خلاف جاری تحریک نہ صرف عالمی سطح پر تنازعہ کشمیر کی سنگینی اور اس کے منصفانہ حل کی ضرورت کا احساس پیدا کرنے میں واضح طور پر کامیابی حاصل کر رہی ہے بلکہ اس کے نتیجے میں خود بھارت کے اندر بھی سراسر بے انصافی پر مبنی مودی حکومت کی کشمیر پالیسی کے خلاف توانا آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بانکی مون کی جانب سے کشمیر میں بھارتی مظالم پر انتہائی تشویش اور مسئلے کے جلد از جلد منصفانہ حل کی ضرورت کے اظہار کے فوراً بعد گزشتہ روز ستاون مسلم ملکوں پر مشتمل اسلامی تعاون تنظیم کے سیکرٹری جنرل ایاد امین مدنی نے بھی غیر مبہم الفاظ میں کشمیریوں کے حق خودارادیت کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کی صورتحال بھارت کا داخلی معاملہ نہیں اور عالمی برادری کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مسئلے کے حل میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا...... کانگرس کے رہنما راہول گاندھی نے بھی وزیراعظم مودی کی کشمیر پالیسی پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ خدا مودی کو جہالت سے نجات دے جبکہ مقبوضہ کشمیر اسمبلی کی اپوزیشن جماعتوں کے وفد نے سابق وزیراعلیٰ عمر عبداللہ کی سربراہی میں بھارت کے صدر پرناب مکھرجی سے ہفتے کو نئی دہلی میں کی گئی ملاقات میں کشمیر کی روز بروز بگڑتی ہوئی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا...... وفد کا موقف تھا کہ یہ انتظامی نہیں انسانی مسئلہ ہے اور اس کے حل کیلئے انسانی نکتہ نظر اپنانا ضروری ہے...... کشمیریوں کی قربانیاں بالآخر رنگ لا رہی ہیں اور تنازع کشمیر کے ضمن میں پاکستان اور کشمیری عوام کے جائز موقف کے حق میں فضا تیزی سے ہموار ہو رہی ہے۔ کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ قرار دینے کا سوفیصد دھاندلی پر مبنی موقف عالمی سطح پر بھی مسترد کیا جا چکا ہے اور بھارت کے اندر بھی جس کا ناقابل تردید ثبوت بھارت کی اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے پرامن سیاسی حل کے حق میں اٹھنے والی آوازیں ہیں ...... اس فضا میں کشمیری عوام کے خلاف ظلم و تشدد کا بازار گرم رکھنا مودی حکومت کیلئے یقیناً روز بروز زیادہ مشکل ہوتا جائے گا۔ اور آخر کار کشمیریوں کو اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کا حق انہیں دینا پڑے گا۔ وزیراعظم مودی چاہیں نہ چاہیں اس نوشتہ دیوار کو بالآخر ماننا ہی ہوگا۔

(از اداریہ جنگ مورخہ 22 راگست 2016ء)

اداریہ نوائے وقت 13 راگست

2016ء سے اہم نکات

بھارت کے پاس اب کشمیریوں کو استصواب کا حق دینے کے سوا کوئی آپشن نہیں۔

امریکی محکمہ خارجہ نے مذہبی آزادی سے متعلق رپورٹ برائے 2015ء جاری کر دی جس میں بھارت میں مسلمانوں سمیت اقلیتوں کے خلاف ناروا سلوک پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق امریکہ کے خصوصی سفیر برائے مذہبی آزادی ڈیوڈ سیپ سٹین نے اس رپورٹ میں باور کرایا ہے کہ بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کو انسانی حقوق کی پاسداری کرنا ہوگی۔ واشنگٹن میں امریکی محکمہ خارجہ کی بریفنگ کے دوران ڈیوڈ سٹین نے کہا کہ مذہبی آزادی ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔" (کالم نمبر 1)

کشمیری عوام نے چونکہ تقسیم ہند سے بھی پہلے اپنے ایک نمائندہ اجتماع میں اپنا مستقبل پاکستان سے وابستہ کر لیا تھا اس لئے ہندو لیڈران کو آج بھی یہی خوف ہے کہ کشمیریوں کو استصواب کا حق ملا تو وہ پاکستان سے الحاق کے حق میں ہی فیصلہ دیں گے۔ اس تصور کے تحت ہی انہوں نے کشمیریوں کی آواز دبانے کے لئے اپنی فوجوں اور پیرا ملٹری فورسز کے ذریعے ان پر مظالم توڑنے کا سلسلہ شروع کیا جس میں آئے روز جدید ہتھکنڈے اختیار کر کے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کے خلاف ورزیوں کی بدترین مثالیں قائم کرنا شروع کر دی گئیں۔ (کالم نمبر 2)

دفتر خارجہ پاکستان کی جانب سے گزشتہ روز بھی مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے جبکہ وزیراعظم نواز شریف پہلے ہی یو این سیکرٹری جنرل بانکی مون کو مراسلہ بھیج کر ان سے

تقاضا کر چکے ہیں کہ وہ یو این قراردادوں کی روشنی میں بھارت سے کشمیریوں کو استصواب کا حق دلائیں...... حقیقت یہ ہے کہ کشمیری عوام پر بھارتی مظالم کے خلاف آج بھارت کے اندر سے بھی آوازیں اٹھ رہی ہیں اور گزشتہ روز کانگرسی رکن لوک سبھا اور سابق وزیر مانی شنکر آئر نے بھی مودی سرکار کو باور کرایا ہے کہ اسے مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے کشمیری حریت لیڈروں اور پاکستان سے بہرصورت مذاکرات کرنا ہوں گے۔ (کالم نمبر 3)

مسئلہ کشمیر کا واحد حل نوائے وقت کا مستحکم و بھرپور موقف

نوائے وقت اپنے اداریہ مورخہ 28/اگست میں اپنے پیہم موقف پر زور دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

''آج مقبوضہ کشمیر میں ایک بار پھر کشمیری عوام آزادی کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ پاکستان کشمیریوں کے شانہ بشانہ ہے۔ کشمیری بھارت کے پنجہ استبداد سے نجات اور آزادی کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کررہے ہیں۔ ان پر بھارتی سیکورٹی فورسز کی بربریت کی داستانیں دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ مسئلہ کشمیر کا واحد حل اقوام متحدہ کی قراردادیں ہیں، ان پر عمل کے لئے ایک ماحول اور ٹمپو بن رہا ہے۔ پاکستان کی طرف سے اسے برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔''

(اداریہ نوائے وقت مورخہ 28/اگست 2016ء)

نوائے وقت کا حالیہ پُراثر اداریہ 17 ستمبر 2016ء

اقوام متحدہ اپنی قراردادوں پر عمل بھی کرائے

مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کی تحقیقات ضروری ہے، اقوام متحدہ۔ بھارت کا اقوام متحدہ کی ٹیم کو دورہ کی اجازت دینے سے انکار، بھارتی رویہ افسوسناک ہے، سربراہ انسانی حقوق کمیشن

مسئلہ کشمیر پھر پاکستان اور بھارت کے درمیان جاری کشیدگی ایک بار پھر اقوام متحدہ تک پہنچ گئی ہے۔ پاکستان نے عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ کشمیر میں بھارتی مظالم کا نوٹس لے۔ اقوام متحدہ نے بھی کشمیر میں قتل عام کی تحقیقات کو ضروری قرار دیا ہے جبکہ بھارت اقوام متحدہ کی ٹیم کو کشمیر کے دورے کی اجازت نہیں دے رہا۔ جس کو انسانی حقوق کمیشن نے افسوسناک قرار دیا ہے۔ ایک طرف پوری دنیا کشمیر میں بھارتی وحشیانہ مظالم پر سراپا احتجاج ہے عالمی ادارے تک چیخ اٹھے ہیں۔ مگر بھارت نے ان سب کی طرف سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں اور وہ کشمیر میں کشمیریوں کی نسل کشی میں مصروف ہے جو ریاستی دہشت گردی کی بدترین مثال ہے۔ ان حالات میں اقوام متحدہ اپنی اتھارٹی ثابت کرتے ہوئے اپنے ممبران کے ساتھ مل کر بھارت کو مجبور کرے کہ وہ کشمیر میں صرف قتل عام کی تحقیقات ہی نہیں اقوام متحدہ کی منظور شدہ قراردادوں کے مطابق رائے شماری کی راہ بھی ہموار کرے تاکہ کشمیریوں کو اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کا موقع مل سکے۔

(اداریہ نوائے وقت مورخہ 17 ستمبر 2016ء)

نظم کشمیر کے لئے

حسن اتفاق سے خاکسار کو شاعر غلام محمد قاصر کی دلگیر و دلگداز نظم دستیاب ہوگئی ہے جس کے چند اشعار نذر قارئین ہیں:۔

زندہ ہے پر مانگ رہی ہے جینے کی آزادی
دیو کے چنگل میں شہزادی یہ کشمیر کی وادی
چھینتے ہیں ہونٹوں سے دعائیں اور سروں سے ردائیں
دشمن نے جن بھیڑیوں کو جنگی وردی پہنا دی
سوئے ہوئے ضمیر نے اب تک دروازہ نہیں کھولا
ہم نے تو ظلم کے پہلے دن زنجیر عدل ہلا دی
حسن لکیریں کھینچ رہا تھا سادہ سے کاغذ پر
آزادی کا لفظ لکھا کشمیر کی شکل بنا دی

☆☆☆☆☆☆☆

مکرم عبدالرحمٰن صاحب

1958ء سے 1960ء کا ٹی آئی کالج ربوہ

خاکسار نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں 1958ء میں سال اول میں داخلہ لیا۔ اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اس کے پرنسپل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی تجربہ کار اور بنی نوع انسان کی خدمت کے جذبے سے انتظام سنبھالے ہوئے تھے۔

حضرت میاں صاحب بہت بڑے منتظم اور ماہر تعلیم تھے۔ ان کی خلوص دل سے کی گئی کوشش سے کالج بڑی برق رفتاری سے ترقی کی منازل طے کررہا تھا۔ وہ جناح کیپ اور شیروانی پہنے سفید شلوار میں ملبوس کالج آتے تھے۔ کتنی ہی بارعب اور جاذب کشش شخصیت نظر آتے تھے۔ سارا سٹاف اپنے اپنے پیریڈ لے رہا ہوتا تھا اور مصروف عمل دکھائی دیتا۔ طلباء ہمہ تن گوش ہوکر اپنے اسباق پر توجہ دے رہے ہوتے۔ زیادہ تر استاد واقف زندگی تھے وہ اپنی ساری توانائیاں طلباء کی بہتری کے لئے جاری رکھے ہوئے تھے۔ کہیں شوروغوغا نہیں تھا۔ ماحول صاف ستھرا اور پاکیزہ تھا۔ لغو اور فضول گفتگو کہیں سنائی نہیں دیتی تھی۔ ماحول صحت مند رکھنے میں زیادہ تر حضرت میاں صاحب کی دلآویز شخصیت تھی۔

عام طور پر ملک کے دوسرے کالجوں میں فرسٹ ایئر جس طریقے سے منایا جاتا ہے وہ اخلاق و آداب کے منافی ہوتا ہے۔ نہ صرف زبانی فقرات کی بوچھاڑ ہوتی ہے بلکہ کپڑوں پر بھی ناپسندیدہ الفاظ یا فقرات لکھ دیئے جاتے ہیں۔ لیکن اس کالج میں ایسی حرکتیں نہیں کی جاتیں بلکہ سینئر طلباء ان آنے والے مہمانوں کا بڑے اخلاق سے استقبال کرتے تھے۔ اچھی روایات کو فروغ دیا تھا۔ حضرت میاں صاحب کی صفات حسنہ ہی کا اثر تھا کہ ایسی فضول باتوں سے ہمیشہ ہی اجتناب کیا جاتا رہا۔

اساتذہ کرام سادہ لباس میں ملبوس اور کالے رنگ کا گاؤن Gown پہنے ہوئے سنجیدہ اور پُروقار دکھائی دیتے تھے۔ چہروں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ رہتی تھی۔ السلام علیکم کے پیارے الفاظ بار بار بولے جانے سے پُرفضا پُرلطف ہوجاتی۔

یہ گارے پتھر اینٹ کی عمارتیں کوئی مقام نہیں رکھتیں بلکہ ان کو چار چاند لگانے والی شخصیتیں ہوتی ہیں جن کی انتظامی صلاحیتیں اور ذہانت سے عظمت اور شہرت حاصل کرتی ہیں۔

ایک بار جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کے لئے محکمہ تعلیم کے صوبائی سیکرٹری تعلیم مکرم پروفیسر سراج الدین صاحب تشریف لائے۔ انہوں نے جو یادگار خراج تحسین پیش کیا اس کا کچھ حصہ سپرد قلم کیا جاتا ہے۔

یہ کالج کی خوش قسمتی ہے کہ اسے ایک ایسے پرنسپل کی راہنمائی میسر ہے جو آج کے دن تک بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ مقررہ نصب العین کے حصول میں کوشاں چلے آرہے ہیں اور زمانے کے اتار چڑھاؤ ان کے لئے کبھی سدراہ ثابت نہیں ہوسکے۔ ان سے کم اہلیت اور کم عزم و حوصلہ کا انسان ہوتا تو زمانے کے اتار چڑھاؤ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔ ہمیں ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے جو ایمان و یقین، فدائیت اور بلند کرداری کے اوصاف سے متصف ہوں۔

یہ الفاظ برصغیر ہندو پاکستان کے نامور فاضل اور ماہر تعلیم کے ہیں۔

عالمی سطح پر شہرت یافتہ بزرگ بھی اپنے بلند افکار و خیالات سے کالج کے طلباء اور اساتذہ کرام کو مستفید کرتے رہے۔ جن میں حضرت چوہدری ظفراللہ خان اور دیگر شخصیات بھی شامل تھیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء و فضلاء جب دوسرے ممالک سے آتے انہیں بلا کر تقریریں کروائی جاتیں اس طرح ان ملکوں کے اقتصادی، معاشرتی، سیاسی حالات سے آگاہی ہوتی اور ان لوگوں کے رہن سہن، رسم و رواج کے بارے میں بیش قیمت معلومات حاصل ہوتیں یہ سب کچھ حضرت میاں صاحب کی راہنمائی میں ہوتا۔

صرف علمی میدان ہی میں کالج ترقی کی شاہراہ پر نہ تھا بلکہ کھیلوں کے میدان میں بھی بھرپور توجہ دی جارہی تھی۔ فٹ بال، والی بال یا باسکٹ بال، کشتی رانی وغیرہ کھیلیں تھیں۔ ان کے فروغ کے لئے سنجیدہ کوشش کی جارہی تھیں مجھے یاد ہے کہ ہمارے افریقن بھائی اپنی پوری طاقت سے فٹ بال کو گراؤنڈ کے ایک کنارے سے کک (Kick) لگاتے تو فٹ بال فضا میں لڑھکتا ہوا۔ قلا بازیاں لگاتا ہوا گراؤنڈ کے دوسری طرف گول کیپر کے پاس گرتا۔ باسکٹ بال اور کشتی رانی کالج کے پسندیدہ کھیل تھے۔ یہ بہادر توانا کھلاڑی اپنی کشتیوں کو دریائے چناب کے پانی پر بے خوف و خطر ہوکر بطخوں کی طرح تیرتے پھرتے تھے۔ حضرت میاں صاحب کی دعا اور کوشش سے ملک کی نامور ٹیم بنی۔

ان دنوں ربوہ کی آبادی گھنی نہیں ہوتی تھی۔ دارالنصر شرقی سے کالج آتے ہوئے ایک تنہا ایک کمرے پر مشتمل عمارت تھی جو تندوتیز آنے والے بگولوں کا سامنا کرتی لیکن کسی نیک دل نے اس پر یہ مبارک الفاظ نمایاں طور پر لکھے ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ کہنے میں بڑی برکات ہیں۔

ایک بات جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گی ان منتشر آبادیوں میں رہنے والے غریب لوگ، جھاڑیوں میں چرانے والے اپنے جانور، ان خمدار پہاڑیوں کو کوٹ کر روزی کمانے والے لوگوں کے چہرے نفس مطمئنہ کی لازوال دولت سے مالامال تھے۔ ہنستے، کھیلتے، مسکراتے چہرے اپنے خالق کی یاد میں محو رہتے۔ ان میں ہمدردی، پیار، اخلاق کے نمایاں پہلو تھے۔ کیا ہی پُرسکون ماحول تھا۔

کالج اپنی بے بسی کی حالت میں اپنی عظمت رفتہ کو کھو کر کسی گہری سوچ میں ہے لیکن اسے یہ احساس ہے۔ یقین کامل ہے کہ اس کی بنیادوں میں امام وقت کی سوز و گداز سے کی گئی دعائیں پنہاں ہیں۔ کبھی ضائع نہیں ہوں گی۔ امام وقت کے ساتھ دیگر بیشمار بزرگوں کی آہ و بکا سے بھری ہوئی دعائیں اور التجائیں ہیں جو اپنا رنگ لائیں گی۔

تیرے حسن کی ضیا پاشیاں پھر جلوہ گر ہوں گی۔ تیری رونقیں، تیری عظمتیں پھر نمودار ہوں گی۔ اس زمین و آسمان کا مالک یہ تمام مشکلات اور تکلیف دہ گھڑیوں کو ختم کردے گا۔ تیرے حسن کو سنوارنے والے وجود حضرت میاں صاحب کی صلاحیتوں کا بول بالا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ دن جلد لائے کہ ادارے کی رونقیں بحال ہوں تا کہ یہ اپنے معین مقاصد کی طرف رواں ہوسکے۔

☆............☆............☆